نومبر 2021ء، شمارہ نمبر 21

MAGAZIN

ششماہی مجلّہ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

عائشہ

دوسری شرطِ بیعت

www.lajna.ch
Lajna Imaillah Schweiz

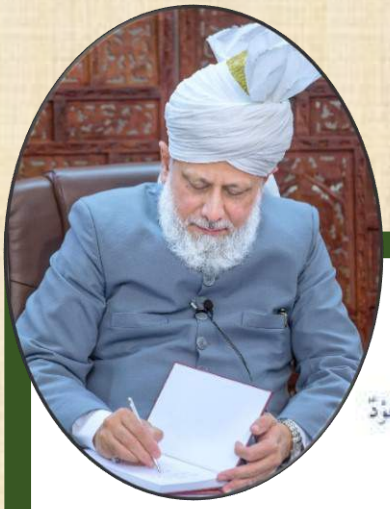

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

ایل۔ایس: 2536

تاریخ: 25.7.2021

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، سوئٹزرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے ششماہی مجلّہ عائشہ کا شمارہ نمبر 20، اپریل 2021 موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

مجلّہ کے اس شمارہ میں شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات، سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ معلومات و دینی پیغامات دینے کی بدرسم اور کھانے کے اوقات میں اسلامی آداب ملحوظ خاطر رکھنے کے متعلق اسلامی تعلیمات پر بہت عمدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام قارئین کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے اور شعبہ اشاعت کی ٹیم کو بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

فہرست مضامین

قرآن کریم 4

حدیث النبی ﷺ 5

اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ 6

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرۃ العزیز 8

سب سے بڑی برائی جھوٹ 14

تعارف کتاب 16

"اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے" 18

بد نظری سے بچو 20

فسق و فجور سے اجتناب کرو 24

بغاوت کے طریقوں سے بچو 26

"وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ" (المؤمنون:6) 28

بوندی کے لڈو 30

عائشہ ٹیم

زیرِ نگرانی

محترمہ شریفہ رحمٰن صاحبہ

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

مدیرہ اردو حصّہ

محترمہ شوکت کھوکھر صاحبہ

مدیرہ جرمن حصّہ

محترمہ عائشہ احمد محمود صاحبہ

کتابت اور ڈیزائن

عزیزہ ایماء کھوکھر

محترمہ عائشہ احمد محمود صاحبہ

ٹائپنگ

محترمہ روبیلہ خواجہ صاحبہ

پروف ریڈنگ اردو حصّہ

محترمہ شوکت کھوکھر صاحبہ

محترمہ قدسیہ میاں صاحبہ

پروف ریڈنگ جرمن حصّہ

محترمہ شانین خان صاحبہ

فائنل پروف ریڈنگ

مکرم و محترم عبدالوہاب طیب صاحب،

مربی سلسلہ عالیہ جماعت احمدیہ

سوئٹزرلینڈ

اداریہ

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے حساب احسان اور فضل ہے کہ اس نے ہمیں وقت کے امام کو ماننے کی توفیق عطا کی، الحمدللہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی دس شرائط مقرر فرمائی ہیں۔اور ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہے وہ ان شرائط پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ یہ شرائط بنیادی طور پر قرآن کریم کی ہی تعلیمات ہیں ۔ ان شرائط کو تفصیل سے جاننا اور انھیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے،صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا،نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے، وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا۔اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کے خدا جو مَلِكُ السمٰوٰات وَالْارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے“۔(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰،۲۹)

فرمان خداوندی ہے:يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ(سورۃ التوبۃ:119)

ترجمہ:”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

عائشہ رسالہ کے زیر نظر شمارہ سے ہم شرائط بیعت کے حوالے سے ایک نئے سلسلہ کا آغاز کر رہے ہیں۔ پہلی شرط بیعت توحید کا قیام ہے۔اس شمارہ میں دوسری شرط بیعت پر روشنی ڈالیں گے۔دوسری شرط بیعت میں شامل نو برائیاں جن سے ہمیں بچنے کی تلقین کی گئی ہے، ان میں سے پانچ برائیوں پر مختلف مضامین شامل کئے گئے ہیں۔

اس شرطِ بیعت میں سب سے پہلے جھوٹ کا ذکر ہے،اور دراصل سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے جو کہ دوسری برائیوں کی طرف لے کر جاتی ہے، حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے آتا ہے کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کریں جس پر میں عمل کروں تو ساری برائیاں چھوٹ جائیں تو رسول کریم ﷺ اس آدمی کو ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ بولنے سے بچنے کی تلقین فرماتے ہیں ، اور صرف اسی پر عمل کرنے سے اس کی ساری برائیاں چھوٹ جاتی ہیں کیونکہ برائی کا خیال آتا بھی تو ساتھ یہ خیال بھی آتا کہ جب پکڑا گیا تو رسول کریم ﷺ سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد کیا ہے تو شرمندگی ہو گی یا سزا ملے گی۔اس طرح اس میں سے تمام برائیاں ختم ہو جاتی ہیں،اس سے اندازہ لگائیں کہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

جھوٹ مذاق میں بولا گیا ہو یا حقیقت میں وہ جھوٹ ہی رہتا ہے۔ اور اسی طرح جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس بات کا ادراک ہی نہیں رہتا کہ جھوٹ بولا گیا ہے، جھوٹ ہو یا کوئی بھی برائی اگر وہ عادت میں شامل ہو جائے تو وہ بُرائی بُری معلوم ہی نہیں ہوتی۔اور ایسی عادت اپنے لئے بھی اور اپنی نئی آنے والی نسل کے لئے بھی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ جب یہی چیز نئی آنے والی نسل اپنے بڑوں میں دیکھتی ہے تو کس طرح سے بڑے انہیں برائیوں سے بچنے کی تلقین کر سکتے ہیں،جب کہ بڑے خود ان برائیوں میں مبتلا ہوں۔ بچے ہمارا عمل دیکھتے ہیں،یعنی جو ہم انہیں خود کر کے دکھا رہے ہوں اور اگر عمل اور نصیحت ایک جیسے نہ ہوں تو وہ زبانی نصیحت اپنا اثر کھو دیتی ہے اور یہ منافقت کی بھی ایک بہت بڑی قسم ہے۔

ارکان ایمان میں سے آخری رکن قیامت کے دن پر ایمان لانا ہے اس دن جو کیا اس کی جزا ملے گی، جب ہم یہ یاد رکھیں کہ ایک نہ ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور حساب کتاب بھی ہونا ہے تو برائیاں خود بخود چھوڑنے کی طرف طبیعت مائل ہو جائے گی۔اور اس کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں بظاہر چھوٹی نظر آنے والی برائیوں کے لئے بھی نفرت پیدا کرے اور ہم اس کی رضا کی راہوں پر چلنے والے بنیں۔اور تمام شرائط بیعت پر سچے دل سے عمل کرنے والے ہوں، آمین۔

بروز حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے
کرے گا ایک وفا لا الہ الا اللہ

شوکت کھوکھر

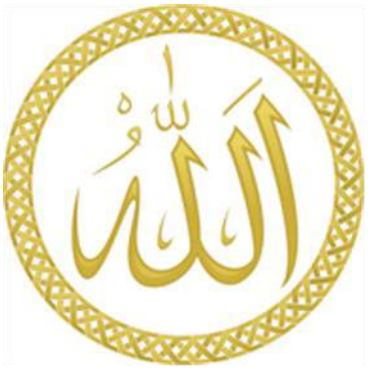

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

بسم اللہ الرّحمٰنِ الرّحیم

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: آیت ۳۱)

ترجمہ: یہ (ہم نے حکم دیا)۔ اور جو بھی اُن چیزوں کی تعظیم کرے گا جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے تو یہ اس کے لئے اس کے ربّ کے نزدیک بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ

(الزمر: آیت ۴)

ترجمہ: خبردار! خالص دین ہی اللہ کے شایانِ شان ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اُس کے سوا دوست اپنا لئے ہیں (کہتے ہیں کہ) ہم اس مقصد کے سوا اُن کی عبادت نہیں کرتے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہوئے قرب کے اونچے مقام تک پہنچا دیں۔ یقیناً اللہ اُن کے درمیان اُس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اللہ ہرگز اُسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا (اور) سخت ناشکرا ہو۔

قَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا

حضرت عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدق اختیار کرو یقیناً صدق نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ایک آدمی سچ بولتا چلا جاتا ہے اور سچ کے لئے طلب اور کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچو یقیناً جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک آدمی جھوٹ کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کے اللہ کے نزدیک کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(مسلم کتاب البر و الصلة باب قبح الكذب و حسن الصدق و فضله ۴۷۰۰)

کلام الامام

حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔ اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن صرف یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو۔ جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں ہرج نہیں (کچھ حرج نہیں) اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے؟ دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہو گا کہ جو بغیر کسی تحریک کے خواہ نخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہو گا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔

اس میں خدا کی تعلیم یہ ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔(الحج: آیت31)

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا۔(البقرۃ: آیت283)

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ۔(البقرۃ: آیت284)

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔(الانعام: آیت153)

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ۔(النساء: آیت136)

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔(المائدۃ: آیت9)

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ۔(الاحزاب: آیت36)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔(العصر: آیت4)

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔(الفرقان: آیت73)

اس کے ترجمہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

”بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو۔ اور سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے۔ اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے۔ یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے یا اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔ اور چاہیئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔ سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے بڑے اجر پائیں گے۔ ان کی عادت ہے کہ اوروں کو بھی سچ کی نصیحت دیتے ہیں۔ اور جھوٹوں کی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۰۔ صفحہ ۳۶۱-۳۶۰)

MAKHZAN
e
TASAWEER
IMAGE LIBRARY

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا مستورات کے اجلاس سے بصیرت افروز خطاب

فرمودہ 07/ اگست 2021ء بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء

آنحضرت ﷺ کے عملی اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے عورت کی عزت قائم فرمائی

اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنی لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم دے اس کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کل روشن خیالی کے نام پر آزادئ اظہار و عمل کا ایک ایسا تصور پیدا ہو گیا ہے جو روشن خیالی کم اور اندھیروں کی طرف زیادہ لے جانے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آزادی کے فوائد کی بجائے نقصان زیادہ ہیں جس سے آئندہ نسل بھی تباہ ہو رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیادار جب ایک برائی سے نکلنا چاہتے ہیں تو دوسری برائی میں پھنس جاتے ہیں۔

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ایسی تعلیم دیتا ہے جو ہر ایک کے حقوق بتاتا ہے۔ آزادئ اظہار و عمل بھی بتا دیتا ہے اور ہر ایک کے حدود و قیود بھی بتا دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 2019ء کے جلسہ سالانہ کی آخری تقریر میں مختلف طبقوں کے حقوق کا ذکر ہوا تھا۔ اس وقت عورتوں کے حوالے سے کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عموماً اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو حقوق نہیں دیے جاتے۔ اسلام کا بنیادی تصور یہ ہے کہ صرف حقوق لینے پر زور نہ دو بلکہ ہر ایک کے ذمہ جو فرائض ہیں ان کو بھی ادا کرنے کی طرف توجہ دو تبھی امن پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام عورت کو صرف یہ نہیں کہتا کہ اپنے حقوق لو بلکہ برائیوں سے بچنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔

اس تعلیم کا نہ کوئی اور دینی تعلیم مقابلہ کر سکتی ہے نہ ہی کوئی دنیاوی قانون اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے عملی اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے عورت کی عزت قائم فرمائی اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی وضاحت فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے سورت الکوثر کی تفسیر میں عورتوں کے وہ حقوق بیان فرمائے ہیں جو اسلام نے عورت کو دیے ہیں۔ قرآن کریم صرف عورتوں کے حق تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس کے ذریعہ علوم کا دروازہ کھل گیا ہے جس سے نئی نئی باتیں پتہ لگتی ہیں۔

نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی آیت 2 بیان فرمائی کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔

(ترجمہ) اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مرد اور عورت ایک ہی جنس ہیں۔ دونوں ایک ہی قسم کے جذبات اور احساسات رکھتے ہیں۔ نکاح کے شروع میں ہی بتا دیا کہ عورت کی کیا اہمیت ہے۔ عورت جذبات بھی رکھتی ہے، اس کے احساسات اور دماغ بھی ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعض اہم امور میں عورتوں سے مشورہ بھی لے لینا چاہیے۔ اور آپ ﷺ خود بھی مشورہ لیتے اور اس حوالے سے حضرت حفصہؓ کی مثال بیان فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے دور کے بعض واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اجتماعی معاملات میں اسلام نے عورت کو اظہار رائے کا حق دیا ہوا ہے۔

اُس زمانے کی عورتوں کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ دینی علم سیکھنے کا شوق بھی رکھتی تھیں جس سے احمدی عورتوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے اور دین کا علم حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم اور دین کا علم ہی ہے جو آپ لوگوں کو اسلام پر اعتراضوں کا جواب دینے کے قابل بنائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دجال کی ایک چال ہے اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ دین سے دور لے جانے والے لوگ ہمیشہ ہمدرد بن کر ہی آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی عورت خوش قسمت ہے کہ اس نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے جس نے ہمارے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو نکھار کر دکھا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ (البقرہ:229)

کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں، بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 121 ایڈیشن 2016ء)

پس بڑی وضاحت سے اس ارشاد میں فرمادیا کہ دونوں کے حقوق ایک جیسے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک حقیقی مومن کو ہمیشہ خوفزدہ رہنا چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حقوق تلفی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خوشنودی بھی حاصل نہیں ہوتی۔

حضور انور نے پسند کی شادی کے حوالہ سے فرمایا کہ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ یہ شادیاں بھی ٹوٹ رہی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک میں پسند کی شادی کے علاوہ والدین زبردستی کی شادی بھی کرواتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا زبردستی نہیں کرنی ہے۔ والدین کو دعا کرنی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیوی خاوند کی سب سے پہلی رازدار ہوتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہی ہے جو اپنے اہل سے بہتر ہے۔

ہندوستانی اور پاکستانی معاشرے کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ سوائے اشد مجبوری کے بیوی کا یہ حق ہے کہ وہ علیحدہ گھر کا مطالبہ کرے اور سسرال سے الگ گھر میں رہے۔

پھر مہر کا حق بھی اسلام نے عورت کو دیا۔ اسلام نے 1400 سال قبل یہ حق عورت کو دیا ہے۔ حق مہر کی ادائیگی اور عورت سے تحفہ وصول کرنے کے حوالہ سے حضور انور نے صحابہ کا حوالہ دیتے ہوئے بعض واقعات کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دے اس کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایسے مرد کے لیے جو اپنی بیٹیوں کو تعلیم دلواتا ہے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس قوم کی عورتیں نیکی میں آگے ہوں تعلیم یافتہ ہوں پھر اگلی نسلیں ایسی نکلیں گی جو تقویٰ میں آگے بڑھنے والی ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتوں کو اسلام نے خلع کی صورت میں اس بات کا حق دیا کہ وہ شادی کو توڑ سکیں۔ قرآن کریم میں سورت البقرۃ کی آیت 228 کا ذکر فرمایا کہ

وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

یعنی اور اگر وہ طلاق کا قطعی فیصلہ کر لیں تو یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک نقطہ بیان فرمایا کہ اس آیت میں یہ بیان ہے کہ اگر وہ عورت جس کو طلاق دی گئی خدا کے علم میں مظلوم ہو اور پھر وہ بد دعا کرے تو خدا اس کی بد دعا سن لے گا۔

اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے۔ اس حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایک اجازت ہے، حکم نہیں جو فحشا کو روکنے والی ہے۔ بعض شرائط کے ساتھ اجازت ہے۔ اگر وہ شرائط پوری نہیں ہو رہیں پھر اجازت نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کے حوالے سے بیان فرمایا کہ شادی کے بعد بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اگر انسان کو اس کا علم ہو تو وہ اکیلا رہنا پسند کرے۔ اسی طرح فرمایا کہ اگر کوئی اشد مجبوری نہیں تو پہلی بیوی کا دل رکھنے کے لیے دوسری شادی نہیں کرنی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ شادی سے قبل عورت مرد سے یہ عہد لے سکتی ہے کہ آئندہ جو بھی حالات ہوں وہ دوسری شادی نہیں کرے گا جس کے بعد وہ اس کا پابند ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مرد کا فرض ہے کہ وہ عورت کی ضروریات کا خیال رکھے اور گھر کے خرچ پورے کرے۔ عورت اگر کماتی ہے تو اس کی کمائی پر نظر نہ رکھے۔ خود اپنی ذمہ داری ادا کرے۔ اور مرد کو جو جسمانی فوقیت دی گئی ہے اس کے نتیجے میں وہ اس بات کا خیال رکھے کہ عورت کو جذباتی یا جسمانی تکلیف نہ پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیث میں مذکور ایک واقعہ کے حوالے سے فرمایا کہ عورتیں دین کے معاملے میں بڑی عقل اور حکمت کی بات کہہ سکتی ہیں۔

مردوں کو بعض فرائض کی وجہ سے فضیلت ہے نہ عقل اور جذبات کے لحاظ سے اور اگر وہ یہ ذمہ داری ادا نہیں کرتے تو وہ گناہ گار بھی ہیں۔

حضور انور نے خواتین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم کو کسی احساس کمتری کی وجہ سے اپنے لیے کسی قسم کی شرمندگی کا باعث نہ سمجھیں۔

پردے کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ایسا نہیں جس کو ہم اپنے نفس کے دھوکے میں آکر وقت کی ضرورت یا عدم ضرورت کا درجہ دیں۔ اسلام نے پہلے مرد کو غض بصر کا حکم دیا ہے۔ تب ہی عورت کو پردے کا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مردوں کو بازاروں میں بیٹھنے کی صورت میں غض بصر کا حکم دیا ہے۔

پردے کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ بد نظری کے اسباب سے بچنا چاہیے۔ اس حوالہ سے حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں پردہ کرنے کی تلقین کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام گناہ سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر بتاتا ہے۔ اسلام کا ہر حکم اعتدال کا ہے۔ اور بے جا سختی کو بھی دور فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے پردہ کی بھی وضاحت فرمائی کہ کس طرح پردہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد حضور انور نے آپؑ کے ارشادات کی روشنی میں پردہ کی وضاحت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام تقویٰ سکھانے کے واسطے دنیا میں آیا ہے چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ حضور انور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے کسی بھی احساس کمتری میں مبتلا نہ ہونے کا اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا ارشاد فرمایا۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات کے اجلاس سے بصیرت افروز خطاب۔ الفضل انٹرنیشنل (alfazl.com)

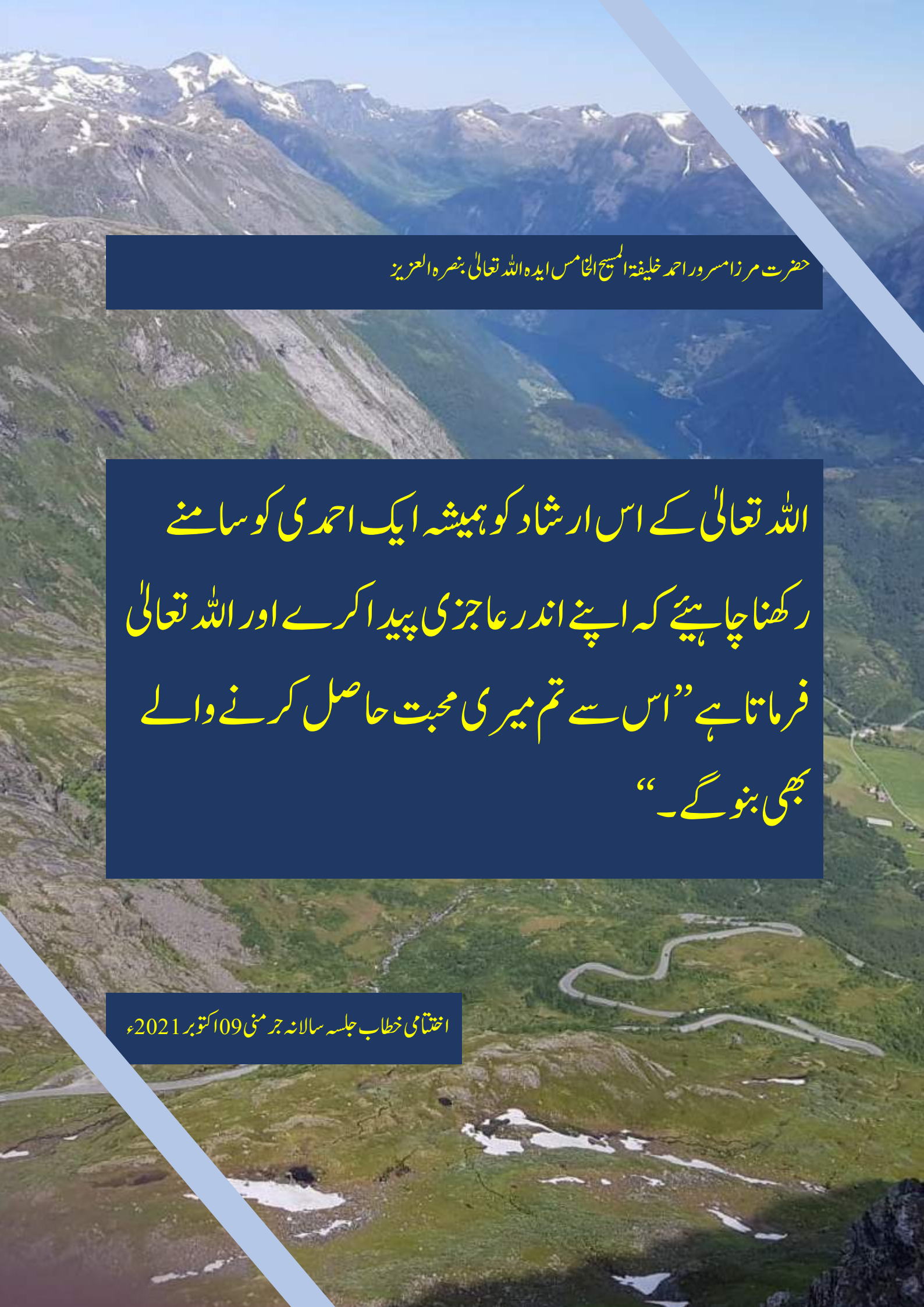

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ ایک احمدی کو سامنے رکھنا چاہیئے کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اس سے تم میری محبت حاصل کرنے والے بھی بنو گے۔“

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 09 اکتوبر 2021ء

سب سے بڑی برائی۔ جھوٹ

محترمہ راشدہ باجوہ صاحبہ، مجلس آرگاؤ

جھوٹ گناہ کبیرہ اور سب برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پلید اور مکروہ فعل ہے۔لہٰذا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کے بارے میں فرمایا:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ -(الحج:31)

ترجمہ:"پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جھوٹ اور شرک کو مترادف رکھا ہے۔بتوں کی پوجا کرنا اللہ کی بجائے غیر اللہ پر توکل و انحصار کرنا ہے۔اسطرح جھوٹ بھی اللہ پر توکل اور بھروسہ ختم کر دیتا ہے۔گویا جھوٹ بھی ایک طرح کا بت ہے جس کو انسان اپنی کامیابیوں و کامرانیوں کے لیے اللہ کے مقابل تراشتا ہے اور وہ شرک کے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اگر تمام برائیوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے تو جھوٹ اس کوٹھڑی کی کنجی ہے۔اس سے تمام برائیاں جنم لیتی ہیں۔جھوٹ تمام برائیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔روایت میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ایک نمازی شخص ہوں لیکن میرے اندر بہت سی برائیاں ہیں کوئی ایسی نصیحت کریں کہ مجھ سے یہ تمام برائیاں ختم ہو جائیں۔آپ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا تم جھوٹ کو ترک کر دو اور ہمیشہ سچ بولو۔چنانچہ اس شخص نے آپ ﷺ سے سچ بولنے کا عہد کر لیا۔اور اس کے بعد جب بھی شیطان کے بہکاوے میں آکر برائی کا سوچتا تو خیال آجاتا کہ اگر پکڑا گیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔سچ بولا تو سزا کا حقدار ٹھہروں گا اور اگر جھوٹ بولا تو آپ ﷺ سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد توڑوں گا۔اس خیال سے وہ برائی کا ارادہ ترک کر دیتا اور آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے تمام برائیوں سے چھٹکارہ پا گیا۔اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ہم غور کریں تو جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور نہ ہی جھوٹوں کی محفل میں بیٹھتے ہیں۔

اور منافقوں کی چار نشانیوں میں سے ایک نشانی جھوٹ کو بیان کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ سخت ناشکرے اور جھوٹے شخص کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔جھوٹا ملعون کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ جل شانہٗ کے بیعت لینے کا حکم صادر ہونے پر جب بیعت لینے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے دس شرائط بیعت تحریر کیں۔جس میں پہلی شرط بیعت شرک سے بکلی اجتناب کے بعد دوسری شرط بیعت میں پہلی برائی و بدی جھوٹ سے اجتناب کا کہا ہے۔

آپؑ نے نہ صرف جھوٹ بولنے سے منع فرمایا بلکہ اُن طریقوں سے بھی بچنے کا حکم صادر فرمایا ہے جن میں جھوٹ کی مِلونی ہو۔

آپؐ نے ہمیشہ سچ بولا اور سچ ہی کی تلقین کی خواہ کوئی مسئلہ و معاملہ یا مقدمہ کتنی ہی سنگین نوعیت ہی کا کیوں نہ تھا۔ آپؐ نے سچ کو لازم قرار دیا۔ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپؐ اور آپؐ کی جماعت کی تائید و نصرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے سچ کی برکت سے جماعت کے فتح و نصرت کے جھنڈے ہر مقام پر گاڑ دیے ہیں۔ اور سچ کے مقابل جھوٹ کو ہمیشہ ناکام و نامراد اور باطل قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمارے آقا سرور کائنات نے فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کیطرف لے جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان سچ بولتا اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہے، جھوٹ بولنے والا ملعون ہے۔ جھوٹ کی تین اقسام ہیں افعال میں جھوٹ، اقوال میں جھوٹ اور نیّتوں میں جھوٹ ہے۔ ان میں سے کوئی ہلکی سی بھی آمیزش کسی مومن کے اندر پائی جائے تو منافق ہے۔ مزاح میں بھی جھوٹ بولنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

جھوٹ ایک چھوٹا سا لفظ ہے لیکن معنی اور عملی اعتبار سے یہ جس معاشرے یا شخص میں سرایت کر جائے تو وہ اس کو دیمک کیطرح چاٹ کر کھوکھلا کر کے تنزل و انتشار کی طرف لے جاتا ہے۔

آج ہمارا معاشرہ جس تیزی سے تنزل، لاقانونیت، قتل و غارت، جرائم و مسائل میں گھِر کر لامتناہی معاشی و معاشرتی برائیوں کا شکار ہے۔ اس کی اصل وجہ جھوٹ ہی ہے۔ جھوٹ نے تہذیب و تمدن کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ جیسے کوئی معاشرہ ظلم و تشدد کی بنیادوں پر استوار نہیں ہو سکتا اسی طرح جھوٹ کی بنیادوں پر زیادہ دیر تک اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتا۔ معاشرتی اقداروں اور رشتوں میں جھوٹ سرایت کر جائے تو بے چینی اور اضطراب بڑھ جاتا ہے۔ اور سکون و ترقی کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے۔

ترقی یافتہ یورپین ممالک میں کسی طرح بھی جھوٹ کی پذیرائی نہیں کی جاتی اور اس کے مقابل سچائی کو انتہائی عزت و توقیر حاصل ہے۔ آج ان کی ہر میدان میں ترقی دیانت کے اصولوں پر قائم ہے۔

بدقسمتی سے جو تعلیم ہماری تھی اور جس پر ہمیں عمل کرنا چاہیے تھا وہ یورپین معاشرہ میں رائج ہو گئی ہے۔ اور ہمارے معاشرے میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر معمولی مفاد کی خاطر ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور جھوٹ کو ترقی کا زینہ سمجھتے ہیں۔ اور یہی وہ شرک مخفی ہے جو خدائے ذوالجلال پر توکل اور ایمان کو کمزور کرتا جاتا ہے۔ اور اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔

آج سچائی کا خُلق مفقود ہو رہا ہے۔ بچوں کی شخصیت بھی اس خُلق کے نہ پائے جانے سے مفلوج ہو رہی ہے۔ ہمارا آج اولین فرض ہے کہ ہم جھوٹ جیسی لعنت کو جڑ سے اکھیڑ پھینک دیں۔ اور وہ اعلیٰ خلق جس پہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سرور کائنات عمل کرتے ہوئے امین و صدیق جیسے لقب سے ہمکنار ہوئے۔ آج ہم اسی خلق کو اپناتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی شخصیت کو مضبوط اور پُر اعتماد بنائیں۔ اور جماعت احمدیہ کے لیے بڑے بڑے کام سرانجام دیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو ویسے اعلیٰ اخلاق اپنانے کی توفیق دے جسطرح کے خلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؐ کے خلفاء ہر احمدی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف کتاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے"

نام کتاب: گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے

مصنف: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبان: اردو

صفحات: 32

سن اشاعت: 1902

پرنٹر: ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صفحہ 9 تا 30 مطبوعہ جنوری 1902

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے پہلے شمارہ جنوری 1902 میں حضور کے نام کے بغیر شائع ہوا تھا۔ طرزِ تحریر اور مضمون کی اندرونی اور بیرونی شہادات سے ثابت ہے کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی تحریر فرمایا ہوا ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے پہلے شمارہ (اشاعت 20 جنوری 1902) میں بھی یہ مضمون شامل ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت کے چار دن بعد ایڈیٹر الحکم نے اپنے اخبار کی 24 جنوری 1902 کی اشاعت میں ریویو کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ "میگزین کے مضامین کے متعلق کہ وہ کیسے ہیں؟ ہمیں بغیر اس کے اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔" اس کے بعد انہوں نے اس رسالہ میں شائع ہونے والے مضامین کی مکمل فہرست دی ہے جس میں تیسرے نمبر پر اس مضمون کا ذکر ہے اور پھر لکھا ہے کہ: "مندرجہ بالا مضامین جو سب کے سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلے ہیں لئے ہوئے پہلا رسالہ شائع ہوا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ مضمون پہلی بار روحانی خزائن میں شامل کی جا رہا ہے۔

”گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے“ میں سے تحریرات کے چند نمونے:

”پس یاد رکھو کہ وہ جواب جو ایک عقلمند پوری سوچ اور عقل کے بعد دے سکتا ہے وہ یہی ہے کہ ان دونوں صورتوں میں علم کا فرق ہے یعنی خدا کے گناہوں میں اکثر انسانوں کا علم ناقص ہے اور وہ گناہوں کو برا تو جانتے ہیں مگر شیر اور سانپ کی طرح نہیں سمجھتے اور پوشیدہ طور پر ان کے دلوں میں یہ خیالات ہیں کہ یہ سزائیں یقینی نہیں ہیں یہاں تک کہ خدا کے وجود میں بھی ان کو شک ہے کہ وہ ہے یا نہیں اور اگر ہے تو پھر کیا خبر کے روح کو بعد مرنے کے بقا ہے یا نہیں اور اگر بقا بھی ہے تو پھر کیا معلوم کے ان جرائم کی کچھ سزا بھی ہے یا نہیں بلاشبہ بہتوں کے دلوں کے اندر یہی خیال چھپا ہوا موجود ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 644)

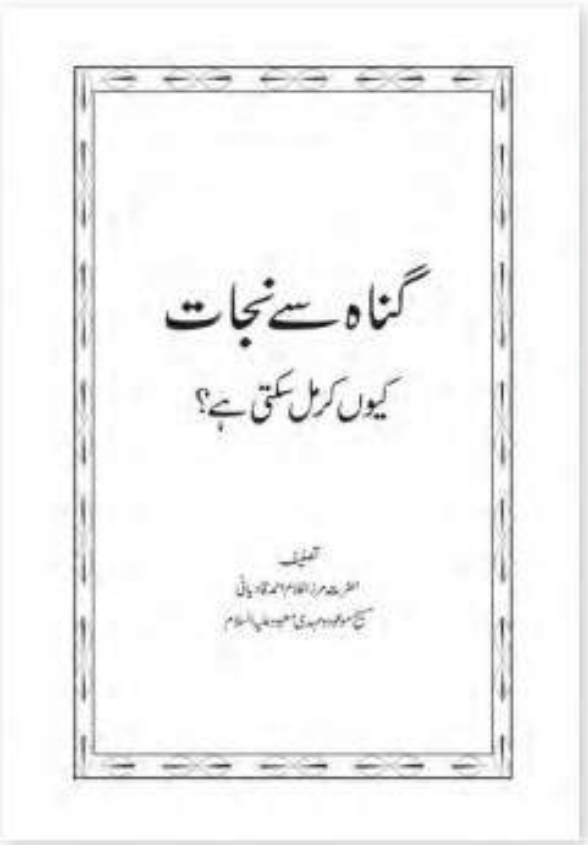

”نجات کوئی ایسی شے نہیں ہے جو اس دنیا کے بعد ملے گی، سچی اور حقیقی نجات اسی دنیا میں ملتی ہے۔ وہ ایک روشنی ہے جو دلوں پر اترتی ہے اور دکھا دیتی ہے کہ کون سے ہلاکت کے گڑھے ہیں۔ حق اور حکمت کی راہ پر چلو کہ اس سے خدا کو پاؤ گے اور اپنے دلوں میں گرمی پیدا کرو تا سچائی کی طرف حرکت کر سکو۔ بدنصیب ہے وہ دل جو ٹھنڈا پڑا ہے اور بدبخت ہے وہ طبیعت جو افسردہ ہے اور مردہ ہے وہ کانشنس جس میں چمک نہیں۔“ (روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 648-647)

”سو اب وقت ہے اٹھو اور یقین کا پانی تلاش کرو کہ وہ تمہیں ملے گا اور کثرت یقین سے ایک دریا کی طرح بہہ نکلو۔ ہر ایک شک و شبہ کی نجاست سے پاک ہو کر گناہ سے دور ہو جاؤ۔ یہی پانی ہے جو گناہ کے نقوش کو دھوئے گا اور تمہارے لوح سینہ کو صاف کر کے ربّانی نقوش کے لئے مستعد کر دے گا۔ تم نفسانی حروف کو اس لوح خاطر سے کسی طرح مٹا نہیں سکتے جب تک کہ یقین کے صاف پانی سے اس کو دھو نہ ڈالو۔ قصد کرو تا تمہیں توفیق دی جائے اور ڈھونڈو تا تمہارے لئے میسر کیا جائے اور دلوں کو نرم کرو تا ان باتوں کو سمجھ سکو۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ سخت دل حقیقتوں کو سمجھ سکے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم بغیر اس راہ کے کہ خدا کی عظمت تمہارے دل میں قائم ہو اور اس زندہ خدا کا جلال تم پر کھلے اور اس کا اقتدار تم پر ظاہر ہو اور دل یقین کی روشنی سے بھر جائے کسی اور طریق سے تم گناہ سے بھی نفرت کر سکو۔ ہر گز نہیں ایک ہی راہ ہے اور ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی قانون۔“

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 651-650)

کتاب ”گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے“ مطالعہ کے لئے www.alislam.org پر موجود ہے

”اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے“

(سورۃ بنی اسرائیل:33)

محترمہ سحرش حنا صاحبہ، حلقہ ناصر زیورک

زنا سے مراد دو افراد کا شادی سے پہلے یا شادی کے بغیر ناجائز جنسی تعلقات قائم کرنا ہے۔

اس بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل:33)

ترجمہ: اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے:

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے درج ذیل امور کی نصیحت فرمائی، پھر ایک لمبی روایت بیان کی جس میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ عفت یعنی پاکدامنی اور سچائی، زنا اور کذب بیانی کے مقابلہ میں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ (سنن الدارمی۔ کتاب الوصایا۔ باب مایستحبّ بالوصیۃ من التشھد والکلام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن۔ جلد10، صفحہ 342)

آج کل جو ٹی وی پروگرام ہیں، بعض چینلز ہیں، بعض انٹرنیٹ پر آتے ہیں یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو ان برائیوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ نظر کا بھی ایک زنا ہے، اس سے بھی بچنا چاہئے۔ ہر ایک چیز جو برائیوں کی طرف لے جانے والی ہے اس سے ہم سب کو بچنا چاہیے۔

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اصلاح کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (سورۃ التوبۃ:119)

یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور روحانی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ (سورۃ التوبۃ:119)

یعنی ایمان والو۔ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنّت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہیئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اس طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔ (ملفوظات جلد6، صفحہ 247، ایڈیشن 1984ء)

خطبہ جمعہ مورخہ 02 نومبر 2018ء میں سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ”پھر ایک برائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر بیان فرمائی ہے، اپنے ماننے والوں کو اس سے بچنے کی خاطر خاص طور پر

نصیحت فرمائی ہے بلکہ بیعت کی شرائط میں سے بھی ہے وہ زنا ہے۔" (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اب زنا صرف ظاہری زنا نہیں ہے جو ظاہری غلط جنسی تعلقات کی وجہ سے زنا ہوتا ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا۔ یعنی "زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو" ایسے کوئی بھی مواقع سے دُور رہو "جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو" عملاً نہیں بلکہ خیال بھی دل میں پیدا ہوتا ہو تو ان راہوں کو اختیار نہ کرو۔ فرمایا "اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

کوئی بھی امکان ہو، کوئی بھی خطرہ ہو کہ انسان زنا کی طرف جا سکتا ہے۔ آجکل کے زمانے میں ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی غلط قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن میں کھلے عام زنا کی تحریک کی جاتی ہے۔ پس ایسی چیزوں سے بچنا ہر احمدی کا کام ہے۔ کئی گھروں میں اس وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں، کئی گھر اس وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں یا ٹوٹ چکے ہیں کہ خاوند جو ہے بیٹھا ہے فلمیں دیکھ رہا ہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور غلط سوچیں پیدا ہو رہی ہیں۔ کئی نوجوان اس وجہ سے برباد ہو رہے ہیں اور غلط صحبت میں پڑ رہے ہیں کیونکہ ننگی اور غلط فلموں کو دیکھنے کی عادت ہے۔ یہ نام نہاد ترقی یافتہ معاشرہ اس کو آزاد خیالی اور ترقی سمجھتا ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے۔ خود یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس کے نقصانات ہیں اور اگر آپ خود جا کے پورنوگرافی کی فلموں کی انفارمیشن لیں تو اس میں آپ کو یہ مل جائے گا کہ یہ زنا کی طرف لے جا رہا ہے، ڈومیسٹک وائلنس (domestic violence) کی طرف لے کے جا رہی ہے۔ اور غلط تعلقات ہو رہے ہیں۔ بچوں سے زیادتی کے واقعات ہو رہے ہیں اور یہ سب ان گندی فلموں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اگر خیال بھی دل میں آتا ہے تو اس سے بچو۔ تو اب یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے یہ سب کچھ غلط ہو رہا ہے۔ پس ایک احمدی کو خاص طور پر ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

پھر ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی طرف بھی خاص توجہ خاص طور پر دلائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونا ہے تو پھر کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46-47)

زنا سے بچنے کے طریق

- ایسی جگہوں یا تقاریب پر جانے سے پرہیز کریں جہاں عریانی اور فحاشی کا امکان ہو۔
- فحش فلمیں اور ڈرامے دیکھنے سے پرہیز کریں۔
- انٹرنیٹ وغیرہ پر ایسی سائٹس پر جانے سے پرہیز کریں جہاں عریاں اور فحش تصاویر ہوں۔
- والدین کو نظر رکھنی چاہے کہ ان کے بچے ٹی وی یا کمپیوٹر پر کیا دیکھ رہے ہیں۔

بدنظری سے بچو

محترمہ رضوانہ سید صاحبہ، مجلس برن

شرائط بیعت کی دوسری شرط میں تیسری قسم کی برائی بد نظری سے بچنے کی ہے۔اب یہ کیا ہے یہ غضِ بصر ہے۔

ایک حدیث ہے کہ ابوریحانہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ایک رات انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: **"آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔ اور آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے"۔**

ابو شریح کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک راوی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔ اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن الدارمی۔ کتاب الجهاد۔ باب فی الذی یسهر فی سبیل الله حارساً)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **"رستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو"۔** انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! "ہمیں رستوں میں مجلس لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں"۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پھر رستے کا حق ادا کرو"۔ انہوں نے عرض کیا "پھر اس کا کیا حق ہے"؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر آنے جانے والے کے سلام کا جواب دو، غض بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی راہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دو اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو"۔ (مسند احمد بن حنبل۔ جلد 3۔ صفحہ 61۔ مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مد نظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ (النور: آیت 31)

کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فروج سے مراد صرف شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے"۔

(ملفوظات۔ جلد 7۔ صفحہ 135)

پھر آپ فرماتے ہیں: "اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غض بصر کا۔

(ملفوظات۔ جدید ایڈیشن۔ جلد 5۔ صفحہ 614)

غَضِّ بصر کا حکم مومن مَردوں اور عورتوں کے لئے یکساں ہے۔ چنانچہ خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے تو مَردوں کو حکم ہے کہ غَضِّ بصر سے کام لیں۔ یعنی اپنی آنکھ کو اس چیز کو دیکھنے سے روکے رکھیں جس کا دیکھنا منع ہے۔ یعنی بلا وجہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ جب بھی نظر اٹھا کر پھریں گے تو پھر تجسس میں آنکھیں پیچھا کرتی چلی جاتی ہیں اس لئے قرآن شریف کا حکم ہے کہ نظریں جھکا کے چلو۔ اسی بیماری سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیم وا آنکھوں سے چلو۔ یعنی اَدھ کھلی آنکھوں سے، راستوں پر پوری آنکھیں پھاڑ کر نہ چلو۔ بند بھی نہ ہوں کہ ایک دوسرے کو ٹکریں مارتے پھرو۔ لیکن اتنی کھلی ہوں کہ کسی بھی قسم کا تجسس ظاہر نہ ہوتا ہو کہ جس چیز پر ایک دفعہ نظر پڑ جائے پھر اس کو دیکھتے ہی چلے جانا ہے۔ نظر کس طرح ڈالنی چاہئے اس کی آگے حدیث سے وضاحت کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے علامہ طبری کا جو بیان ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ: **"غَضِّ بصر سے مراد اپنی نظر کو ہر اس چیز سے روکنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔"**

(تفسیر الطبری جلد 18 صفحہ 116-117)

تو مَردوں کے لئے تو پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی برائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی۔" (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 102-103 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 444)

پھر مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غَضِّ بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کر کے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے غَضِّ بصر کا، اس پر عمل کریں تا کہ کسی بھی قسم کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ کیونکہ اس قسم کے مرد جن کے دلوں میں کجی ہو، شرارت ہو تو وہ بعض دفعہ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں اور پھر بلاوجہ کے تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر مخنّث آئے تو اس سے بھی پردہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ باہر جا کر دوسرے مَردوں سے باتیں کریں اور اس طرح اشاعتِ فحش کا موجب ہو۔

تو دیکھیں آنحضرت ﷺ نے کس حد تک پابندی لگائی ہے۔ کجا یہ کہ جوان مرد جن کے دل میں کیا کچھ ہے ہمیں نہیں پتہ، ان سے نظر میں نظر ڈال کر بات کی جائے یا دیکھا جائے۔ بلکہ یہ بھی حکم ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے کسی مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایسا لہجہ ہونا چاہئے جس میں تھوڑی سی خفگی ہو، ترشی ہو تا کہ مرد کے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ پیدا ہو۔ تو اس حد تک سختی کا حکم ہے۔"

(پردے کا شرعی حکم۔ جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر (alislam.org)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2021ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کہ گذشتہ دنوں کسی نے مجھے لکھا کہ یہاں ان ممالک میں تو ہمارے ملکوں کے مردوں کی طرح جس طرح عام ہمارے ایشین مرد ہیں عورتوں کو گھور گھور کے دیکھتے ہیں یہاں تو گھور کر نہیں دیکھا جاتا اس لیے یہاں اس طرح پردہ کرنے کی کیا ضرورت ہے جس طرح اسلام کا پردہ کرنے کا حکم ہے۔ پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ **اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ایسا نہیں جسے ہم خود اپنے نفس کے دھوکے میں آکر غلط تشریح کرتے ہوئے وقت کی ضرورت یا عدم ضرورت کا درجہ دے دیں۔** پھر یہ یاد رکھیں کہ اسلام نے جہاں عورت کو پردہ کرنے اور نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے وہاں پہلے مردوں کو حکم دیا ہے۔ اگر ایک حقیقی اسلامی معاشرہ ہو اور وہاں مرد غضِ بصر کرے اور وہ غضِ بصر سے کام لینے والا ہو تب بھی عورت کو حکم ہے کہ تم بھی نظریں نیچی رکھو اور پردہ کرو۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مردوں کو بازاروں میں بیٹھنے کی صورت میں نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب اَفنیۃ الدور والجلوس فیہا حدیث 2465)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ **"مومن کو نہیں چاہئے کہ ..... بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے بلکہ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ پر عمل کر کے نظر کو نیچی رکھنا چاہئے اور بد نظری کے اسباب سے بچنا چاہئے۔"**

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 332)

پس یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ کیونکہ مرد دیکھ نہیں رہے اس لیے پردہ اور حیادار لباس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ **اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں۔**" کوئی قید خانہ نہیں ہے کہ عورت کو قید کر کے رکھ دو" بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہو گا ٹھوکر سے بچیں گے۔ "فرمایا" ..... بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔" پہلے ہی احتیاط کر دی تا کہ بد نتائج سے بچا جائے۔ "ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ "فرمایا" ..... اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہو گی۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 34-35)

پس جن لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کسی بھی غلطی اور گناہ کے امکان کے سدّباب کے لیے احتیاطی تدابیر بتاتا ہے اور اس پر عمل کرنے والے ہی اپنی عفت اور عزت بچانے والے ہیں۔

(جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2021ء کے موقع پر مستورات کے اجلاس سے سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب - الفضل انٹرنیشنل (alfazl.com)

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے

تو پھر کیوں ظنِ بد سے ڈر نہیں ہے

کوئی جو ظنِ بد رکھتا ہے عادت

بدی سے خود وہ رکھتا ہے اِرادت

گمانِ بد شیاطیں کا ہے پیشہ

نہ اہلِ عفت و دیں کا ہے پیشہ

تمہارے دل میں شیطاں دے ہے بچے

اسی سے ہیں تمہارے کام کچے

وہی کرتا ہے ظنّ بد بلا رَیب

کہ جو رکھتا ہے پردہ میں وہی عیب

وہ فاسِق ہے کہ جس نے رہ گنوایا

نظر بازی کو اِک پیشہ بنایا

مگر عاشق کو ہرگز بد نہ کہیو!

وہاں بدظنیوں سے بچ کے رہیو

اگر عشاق کا ہو پاک دامن

یقیں سمجھو کہ ہے تریاق دامَن

(درثمین)

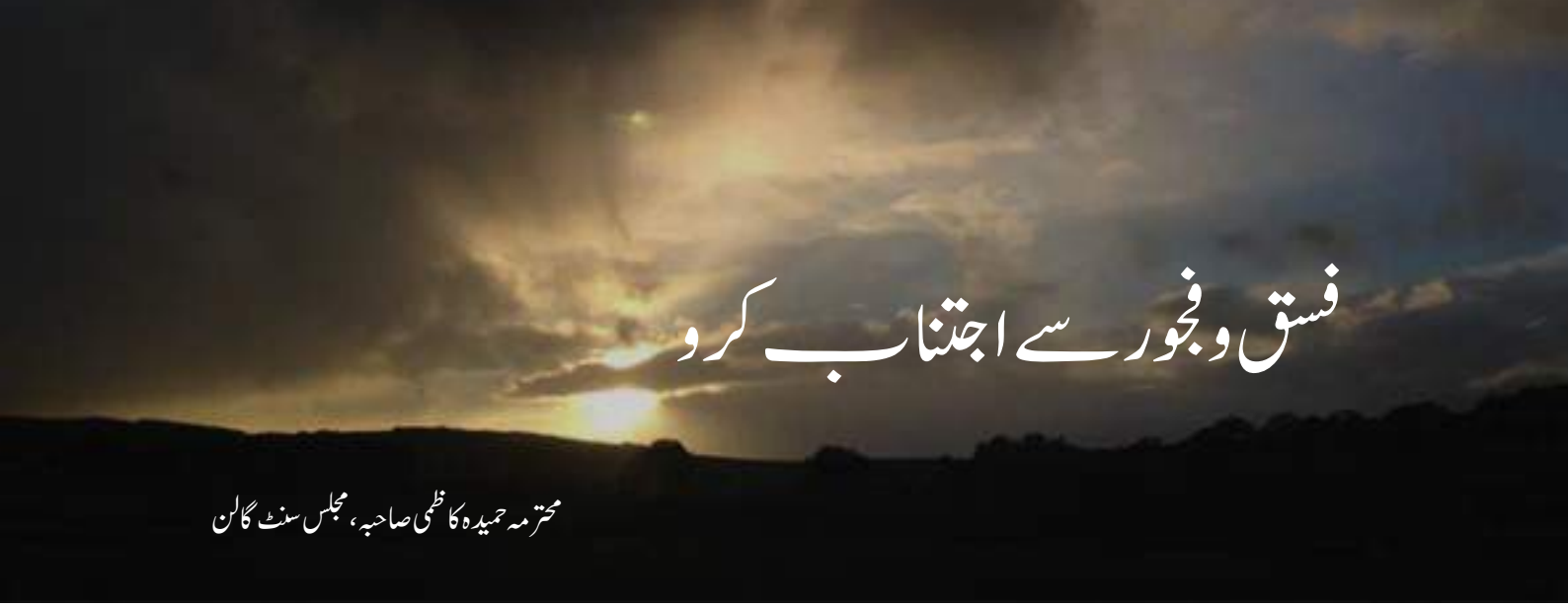

فسق وفجور سے اجتناب کرو

محترمہ حمیدہ کاظمی صاحبہ، مجلس سنٹ گالن

فسق وفجور کے لغوی معنی گناہ اور بدی کے ہیں۔ گناہ اور بدی کا ارتکاب کرنے والا فاسق وفاجر کہلاتا ہے۔

جب سے یہ دنیا وجود میں آئی ہے نسلِ انسانی دو متوازی راستوں پر چلتی نظر آتی ہے۔ دائیں طرف کا راستہ اور بائیں طرف کا راستہ۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے "اور پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی اور رحم کی تلقین کی۔ یہ لوگ اصحاب الْمَيْمَنَةِ یعنی دائیں طرف والے ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہ اصحاب الْمَشْئَمَةِ یعنی بائیں طرف والے ہیں۔ ان پر چاروں طرف سے بند کی گئی آگ ہے" (سورۃ البلد، 21-18)

جہاں قرآن بہت واضح اور واشگاف الفاظ میں صراطِ مستقیم سے ہٹ جانے والوں کے لیے یا دوسرے الفاظ میں فسق وفجور کا ارتکاب کرنے والے کے لیے عذاب کی وعید دیتا ہے وہیں وہ نبیٔ برحق محمد ﷺ فرماتے ہیں: "کہ جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو فحش کلامی نہ کرے فسق کی باتیں نہ کرے اور جہالت کی باتیں نہ کرے"

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ مومن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے" (مسند احمد بن حنبل جلد اول)

یعنی مومن اگر بات کرتا ہے تو فحش گوئی نہیں کرتا۔ اور اگر اس پر کوئی جہالت کے ساتھ وارد ہوتا ہے تو جہل کے جواب میں خاموشی اختیار کرتا ہے یا یہ کہہ کر آگے بڑھ جاتا ہے کہ میں روزے سے ہوں۔

فسق وفجور وہ زہر ہیں جو معاشروں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یہ زہر بہت غیر محسوس انداز میں ہماری زندگیوں میں سرائیت کرتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اتنا پھیل جاتے ہیں کہ ان سے بچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔ **بظاہر بے ضرر نظر آنے والے جھوٹ مثلاً ہنسی مذاق میں بولے گئے جھوٹ، دل نہ چاہنے پر کسی بچے سے کہلوا دیا جانا کہ گھر میں موجود نہیں، بظاہر معمولی جھوٹ ہیں لیکن زہر کی مقدار خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو نقصان پہنچانے کی پوری صلاحیت ضرور رکھتی ہے۔**

پہلا گناہ انسان ڈر کر کرتا ہے لیکن بار بار گناہ کا ارتکاب دل سے ڈر ختم کر دیتا ہے۔ انسان گناہ میں اتنا ڈوب جاتا ہے کہ وہ خدا کے بتائے ہوئے راستے کو فراموش کر دیتا ہے۔ گویا پہلا قدم ہی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

قدرت نے انسان کو تجسس کا مادہ ودیعت کیا۔ اُسے بار بار غور فکر کی دعوت دی اور یہی مادہ اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے غاروں سے اُٹھا کر آسمانی بلندیوں میں لے گیا۔ آج سائنس کی ترقی گواہ ہے کہ تجسس کا مادہ انسان کے لئے آگے بڑھنے کا ایک راستہ تھا جو اِس نے بہت کامیابی سے طے کیا اور کائنات راز کھوج نکالے۔ لیکن یہی تجسس ہماری تباہی کا باعث بھی بنتا ہے اور ہم جانے انجانے میں گناہ کا زہر اپنے اندر انڈیل رہے ہوتے ہیں۔ **جہاں قرآن غور و فکر کی دعوت دیتا ہے وہیں تجسس سے منع کرتا ہے۔ تجسس کی یہ قسم اُس تجسس سے بالکل الگ ہے یہ دوسروں کی نجی زندگیوں میں تاکا جھانکی اور دوسروں کے معاملات کے ٹوہ لینا ہے۔ جسے اللہ نے ممنوع قرار دیا ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو یہ مرض ہمارے معاشرے میں عام ہے۔ اِس زہر نے کئی گھروں کو تباہ کر دیا۔** حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ تمیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کر لیتا ہے"۔ (کشتی نوح صفحہ 26,27)

سانپ چاہے کیسا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو ہم میں سے کوئی بھی اسے گھر میں رکھنا پسند نہیں کرے گا۔ شیطان طرح طرح سے وار کرتا ہے۔ جہاں

ذرا کمزوری نظر آئی وہ تاک کر ایسا وار کرے گا کہ بھاگنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔

اللہ کی مدد کے بغیر گناہ سے بچنا ممکن نہیں۔ وہ قادر اور رحمان و رحیم خدا فرماتا ہے کہ اگر تم ایک قدم میری طرف آتے ہو تو میں دس قدم تمہاری طرف آتا ہوں اگر تم چل کر آتے ہو تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ سو اُسی شان والے قدیر خدا کو مدد کے لیے پکاریں کہ وہ ہمارا ہاتھ تھام لے اور ہمیں گناہ کے زہر سے محفوظ رکھے۔

میری جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات پر بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں، کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقوی کے اعلی درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔

غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالی کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ: "خدا تعالی چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لیے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔" (اشتہار مورخہ 29 مئی 1898)

ایک شخص کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گناہ سے بچنے کا طریق جاننا چاہا۔ بزرگ نے کہا کہ نیکی پر قائم رہو گناہ خود بخود کم ہوتے جائیں گے اور گزشتہ گناہوں کے لئے استغفار کرتے رہو۔ اُس شخص نے کہا کہ نیکی پر مستقل مزاج ہونا ناممکن ہے اکثر شیطان بھٹکا دیتا ہے اور راستہ کھوٹا کر دیتا ہے اور میں اُس سے نجات نہیں پا سکتا۔

بزرگ کہنے لگے کہ اچھا ایک بات بتاؤ اگر تم اپنے دوست سے ملنے جاؤ تو اُس کا کتا تمہاری راہ روک لے تو کیا کرو گے؟ اُس شخص نے کہا میں کتے کو بھگانے کی کوشش کروں گا۔ اگر پھر بھی وہ کتا وہیں ڈٹا رہے تو؟

بزرگ نے پھر پوچھا۔ پھر میں اُسے پتھر ماروں گا۔ اگر وہ پھر بھی راستے سے نہ ہٹے تو؟ تو میں اپنے دوست کو پکاروں گا۔

بزرگ مسکرائے اور کہا تو پھر شیطان سے نجات کے لیے بھی اپنے دوست یعنی اللہ کو پکارو وہ کبھی مایوس نہیں لوٹائے گا۔

سو جب شیطان ہماری راہ کھوٹی کرے اور نیکی میں رکاوٹ بنے تو سچے دل سے اُس مالک کو پکاریں، اُسی مالک کو جو کہتا ہے کہ میں پکار کا جواب دیتا ہوں۔ احمدی ہونے کے ناطے ہم پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہم جو دنیا کو صراطِ مستقیم کی طرف بلانے کا عزم لے کر اٹھے ہیں ہمارا اپنا کردار ایسا ہو کہ نیکی اُسے چھلکے جیسے لبالب بھرے ہوئے پیالے سے شربت چھلک اٹھتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے "جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔" (مسلم کتاب العلم- باب من سن حسنة او سيئة)

یہ لامتناہی نیکیوں کا اک سلسلہ ہے جو ایک داعی الی اللہ کو نصیب ہوتا ہے۔ اگر انسان خیر کی طرف بلاتا ہے اور خود مجسّم خیر نہیں یا کم از کم اس خیر کی طرف بلاتا ہے جو اس میں موجود نہیں تو نصیحت خواہ عاجزی کے ساتھ ہی کی جائے بالکل بے اثر ثابت ہوتی ہے۔ سو اپنے کردار کو عمدہ ہتھیاروں کے طور پر استعمال کریں۔ **نیکیوں کی طرف بلانے کا کام اپنے گھر سے شروع کریں۔ پہلی نصیحت اپنے آپ کو کریں۔ اپنی ذات پر ہتھیار چلانے کے گُر سیکھیں۔ پھر دعا، انکسار، محنت اور صبر کے ساتھ اپنی کمزوریوں کو کاٹتے چلے جائیں یہاں تک کہ خدا آپ کی مدد کو آن پہنچے۔** یاد رکھئے ایک لمبے عرصے تک آپ کو خود سے نبرد آزما رہنا ہو گا۔ دعا اور ارادے کی تلوار سے اپنی بشری کمزوریوں کو کاٹ کر نفس کی بغاوت کو کچلنا ہو گا۔ اگر آپ نے ایسا کرنا سیکھ لیا تو یقین رکھیں دوسروں کو نیک کاموں کی طرف بلانا مشکل نہیں ہو گا۔

اللہ تعالی ہم سب کو فسق و فجور سے مکمل اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بغاوت کے طریقوں سے بچو

محترمہ فائزہ ساجد صاحبہ، حلقہ ناصر زیورک

ہم سب احمدی دین اسلام کے پیروکار ہیں۔ وہ دین اسلام جس کے معنی اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں جو ہمیں امر بالمعروف و نھی عن المنکر کا حکم دیتا ہے۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے وہ دین ہمیں بغاوت اور اس کے طریق کا حکم دے۔ جیسا کہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا۔(الاعراف:34)

ترجمہ: ”تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی اور اس بات کو بھی کہ تم اُس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کے حق میں اُس نے کوئی حجت نہیں اتاری۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مزید واضح فرمایا ہے کہ تمام قسم کے غلط اور شیطانی کاموں کی اسلام سختی سے مناہی فرماتا ہے۔ اور ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ ان باتوں کی تلاش میں رہے کہ کون سے کام تقویٰ پر چلانے والے ہیں اور کون سے کام خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہیں۔ بے شک بعض غلط کام انسان سے پوشیدہ بھی ہوتے ہیں اور شیطان اس تلاش میں ہے کہ میں کب ابن آدم کو آدم کی طرح ورغلاؤں اور ان گناہوں کی طرف راغب کروں کہ ایسے خوبصورت طریق سے ان غلط کاموں اور گناہوں کا حُسن اس کے سامنے پیش کروں کہ وہ غلطی نہیں بلکہ اسے اچھا سمجھتے ہوئے اس کو کرنے لگے۔ پھر ان برائیوں میں ڈوب کر ان کو کرتا چلا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہوشیار کر دیا کہ ان سے بچو یہ چیزیں حرام ہیں۔ یہ تمہیں سزا کا موجب ٹھہرائیں گے جن میں سے ایک ناحق بغاوت بھی ہے۔

بغاوت کے بہت سے طریق ہوتے ہیں۔ جن میں رعایا کی بغاوت، والدین کی بغاوت، مسیح و مہدی کی بغاوت اور اس طرح کے بہت سے طریق شامل ہیں۔

اسلام ہمیں ہرگز بغاوت کی اجازت نہیں دیتا۔ والدین کی ناحق بغاوت کی ہمارا اسلام کیونکر اجازت دے سکتا ہے۔ اور خُدا بھی اس کی کیونکر اجازت دے گا۔ وہ والدین جس میں اگر ماں کے قدموں تلے اس نے جنت رکھ دی ہے تو باپ کو جنت تک جانے کا راستہ بنایا ہے۔ وہ اسلام ہمیں ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے خود والدین کے بارے میں اپنے کلام میں فرمادیا ہے۔

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔ (بنی اسرائیل:25)

یعنی اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے میری پرورش کی جب میں چھوٹا تھا۔

اسی طرح ہمارے مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی بھی بغاوت کی گئی۔

ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ بالخصوص ہر ایک

مذہب کے علماء اور گدی نشین تو بہت ہی بغض ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اُس مرد خدا کے ظہور سے ان کی آمدنیوں اور وجاہتوں میں فرق آتا ہے۔(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف گورنمنٹ انگریزی اور جہاد میں فرماتے ہیں کہ:"اسی طرح پادری صاحبوں نے یہ مضمون شائع کیا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اور تلوار چلانے کا نام اسلام ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام نے جہاد کی دو گواہیاں پاکر اپنے وحشیانہ جوش میں ترقی کی۔ میرے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری محسن گورنمنٹ ان پادری صاحبوں کو اس خطرناک افترا سے روک دے جس کا نتیجہ ملک میں بدامنی اور بغاوت ہے۔ اسلام ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا کہ مسلمان راہزنوں اور ڈاکوؤں کی طرح بن جائیں اور جہاد کے بہانہ سے اپنے نفس کی خواہشیں پوری کریں۔ اور چونکہ اسلام میں بغیر بادشاہ کے حکم کے کسی طرح جہاد درست نہیں اور اس کو عوام بھی جانتے ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورنمنٹ انگریزی کی تعظیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"سکھوں کے عہد میں مسلمانوں اور اسلام کا کیا حال تھا۔ ایک ضروری شعار اسلام کا جو نماز ہے وہی ایک جرم کی صورت میں سمجھا گیا تھا کہ مجال تھی کہ کوئی اونچی آواز میں بانگ کہتا اور پھر سکھوں کے برچھوں اور نیزوں سے بچ رہتا۔ یہ گورنمنٹ ہماری قبروں کی بھی ایسی ہی محافظ ہے جیسا کہ ہمارے زندوں کی۔ کیسی عافیت اور امن کی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہم لوگ رہتے ہیں اس نے ایک ذرہ بھی مذہبی تعصب ظاہر نہیں کیا۔ اس گورنمنٹ کے آتے ہی گویا نئے سرے پنجاب کے مسلمان مشرف بہ اسلام ہوئے۔ چونکہ احسان کا عوض احسان ہے اس لیے نہیں چاہیے کہ ہم اس خدا کی نعمت کو جو ہزاروں دعاؤں کے بعد سکھوں کے زمانہ کے عوض ہم کو ملی ہے یُوں ہی رڈ کر دیں۔"

حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 اکتوبر 2008ء میں شرائط بیعت کے متعلق فرماتے ہیں: **"پھر دوسری شرط میں تمام وہ برائیاں آگئیں جو انسان کو روزمرّہ کے معاملات میں پیش آتی رہتی ہیں اور ایک مومن کا ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے یعنی جھوٹ ہے، بدنظری ہے، زنا ہے۔ اب زنا صرف یہی نہیں کہ ضرور عملی طور پر زنا کیا جائے، گندے خیالات کا ذہن میں بار بار آنا اور ان سے ذہنی حظ اٹھانا بھی ایک زنا کی قسم ہے۔ پھر فسق و فجور ہے۔ ہر ایسی حرکت جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلے فسق و فجور میں شامل ہے۔ ظلم ہے، خیانت ہے، فساد ہے، بغاوت ہے، چاہے وہ حکومتی نظام کے خلاف ہو، چاہے جماعتی نظام سے متعلق باتیں کی جائیں۔"**

اسی طرح اپنے ایک اور خطبہ بیان فرمودہ 2 جنوری 2015ء کو فرمایا:

"پھر ایک عہد ہم سے لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔" (ماخوذ ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہ باغیانہ رویہ چاہے نظام جماعت کے کسی ادنیٰ کارکن کے خلاف ہے یا حکومتِ وقت کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رویوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی ہے جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے۔ دین میں دخل اندازی کے علاوہ حکومت وقت کے باقی احکامات کے خلاف ایسے رویے دکھانا جو خود کو قانون شکن بنا رہے ہو یا دوسروں کو قانون کے خلاف بھڑکا رہے ہو یہ اسلامی طریق نہیں۔

آخر پر خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں بغاوت کے ہر طریق سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں تقویٰ کی راہوں پہ گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

''وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ''

(المؤمنون:6)

محترمہ ثمرہ نورین صاحبہ، حلقہ ناصر زیورک

اس مضمون کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریر فرمودہ شرائط بیعت میں سے دوسری شرط سے لیا گیا ہے۔ پوری شرط اس طرح ہے کہ " نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے"۔

ان نفسانی جوشوں کی تابعداری سے ہم نہ صرف اپنا نقصان کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات کے ان جوشوں کے گرد و غبار سے اندھے ہو کر دوسروں کو بھی ابتلاء میں ڈال دیتے ہیں اسی لیے خصوصاً حضور اقدسؑ نے چوتھی شرط بیعت میں بھی اس بات کو دوہرایا ہے۔

" یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"۔

یہ بات بالکل حقیقت ہے اور عام تجربہ کی بات ہے کہ بہت سی لغزشوں ، کوتاہیوں کی وجہ یہ نفسانی جوش ہیں بلکہ اگر ان پر قابو نہ پایا جائے تو یہی نفسانی جوش انسان کو فسق و فجور میں بھی مبتلا کر دیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"روحانی وجود کا چوتھا درجہ وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے۔

''وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ'' (المؤمنون:6) یعنی تیسرے درجہ سے بڑھ کر مومن وہ ہیں جو اپنے تئیں نفسانی جذبات اور شہوات ممنوعہ سے بچاتے ہیں۔ یہ درجہ تیسرے درجہ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ تیسرے درجہ کا مومن تو صرف مال کو جو اس کے نفس کو نہایت پیارا اور عزیز ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے لیکن چوتھے درجہ کا مومن وہ چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں نثار کرتا ہے جو مال سے بھی زیادہ پیاری اور محبوب ہے یعنی شہوات نفسانیہ۔ کیونکہ انسان کو اپنی شہوات نفسانیہ سے اس قدر محبت ہے کہ وہ اپنی شہوات کے پورا کرنے کے لئے اپنے مال عزیز کو پانی کی طرح خرچ کرتا ہے اور ہزارہا روپیہ شہوات کے پورا کرنے کے لئے برباد کر دیتا ہے اور شہوات کے حاصل کرنے کے لئے مال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ایسے نجس طبع اور بخیل لوگ جو ایک محتاج، بھوکے اور ننگے کو بباعث سخت بخل کے ایک پیسہ بھی دے نہیں سکتے شہوات نفسانیہ کے جوش میں بازاری عورتوں کو ہزارہا روپیہ دے کر اپنا گھر ویران کر لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ سیلاب شہوات ایسا تُند اور تیز ہے کہ بخل جیسی نجاست کو بھی بہالے جاتا ہے۔ اس لئے یہ بدیہی امر ہے کہ بہ نسبت اس قوتِ ایمانی کے جس کے ذریعہ سے بخل دور ہوتا ہے اور انسان اپنا عزیز مال خدا کے لئے دیتا ہے یہ قوت ایمانی جس کے ذریعہ سے انسان شہوات نفسانیہ کے طوفان سے بچتا ہے نہایت زبردست اور شیطان کا مقابلہ کرنے میں نہایت سخت اور نہایت دیرپا ہے کیونکہ اس کا کام یہ ہے کہ نفس امارہ جیسے پرانے اژدھا کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالتی ہے۔ اور بخل تو شہوات نفسانیہ کے پورا کرنے کے جوش میں اور نیز ریاء اور نمود کے وقتوں میں دور ہو سکتا ہے۔ مگر یہ طوفان جو نفسانی شہوات کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے یہ نہایت سخت اور دیرپا طوفان ہے جو کسی طرح بجز رحم خداوندی کے دور ہو ہی نہیں سکتا اور جس طرح جسمانی وجود کے تمام اعضاء میں سے ہڈی نہایت سخت ہے اور اس کی عمر بھی بہت لمبی ہے اسی طرح اس طوفان کے دور کرنے والی قوت ایمانی نہایت سخت اور عمر بھی لمبی رکھتی ہے تا ایسے دشمن کا دیر تک مقابلہ کر کے پامال کر سکے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے کیونکہ

شہوات نفسانیہ کا طوفان ایک ایسا ہولناک اور پُر آشوب طوفان ہے کہ بجز خاص رحم حضرات احدیت کے فرو نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے حضرت یوسفؑ کو کہنا پڑا

''وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ''(یوسف:54) یعنی میں اپنے نفس کو بَری نہیں کرتا۔ نفس نہایت درجہ بدی کا حکم دینے والا ہے اور اس کے حملہ سے مَخلصی غیر ممکن ہے مگر یہ کہ خود خدا تعالیٰ رحم فرما دے۔ اس آیت میں جیسا کہ فقرہ ''اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ'' ہے۔ طوفان نوح کے ذکر کے وقت بھی اسی کے مشابہ الفاظ ہیں کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''لَاعَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ''(ھود:44) پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طوفان شہوات نفسانیہ اپنی عظمت اور ہیبت میں نوح کے طوفان سے مشابہ ہے"۔(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 206-205)

ایک اور جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا علاج بھی بتایا ہے کہ " جو شخص آنحضرت ﷺ کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے۔ اس کو وہ نور ایمان۔ محبت اور عشق دیا جاتا ہے۔ جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے۔ اور گناہوں سے رُستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے۔ اور نفسانی جوش وجذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے"۔(ملفوظات جلد 1 صفحہ 426)

مزید فرمایا:"یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈہ ہوتا ہے بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم رُوح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے اور آسمان پر تم دنیا کے لئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے اور تمہاری عمریں بڑھائی جائیں گی .....اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں تو نفسانی جوشوں سے دُور رہو اور کھیل بازی کے طور پر بحثیں مت کرو کہ یہ کچھ چیز نہیں اور وقت ضائع کرنا ہے... سو تم اگر پاک علم کے وارث بننا چاہتے ہو تو نفسانی جوش سے کوئی بات منہ سے مت نکالو کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہو گی"۔(روحانی خزائن۔ کمپیوٹرائزڈ: جلد ۱۹- نسیم دعوت: صفحہ 366-365)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "خلاصہ کلام یہ کہ فرمایا ہے کہ شہوات تم پر ہمیشہ غلبہ پانے کی کوشش کریں گی۔ لیکن تم ان سے ہمیشہ بچو، اللہ تعالیٰ سے رحم مانگتے ہوئے ان سے بچو۔ آج کل کے زمانے میں تو اس کے بہت سے اور راستے بھی کھل گئے ہیں اس لئے پہلے سے بڑھ کر دعائیں کرنے کی، اللہ کی طرف جھکنے کی اور اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے"۔(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 45)

بوندی کے لڈو

محترمہ راشدہ مراتب صاحبہ، حلقہ ناصر زیورک

اشیاء بوندی بنانے کے لیے

- بیسن 1.1/2 کپ
- پانی۔ 1 کپ
- زعفران۔ تھوڑا سا رنگ کے لیے
- گھی 2 کپ فرائی کرنے کے لیے

ان سب اشیاء کو اچھی طرح مکس کر کے گھول لیں مکسچر بہت زیادہ گاڑھا بھی نہ ہو اور نہ بہت پتلا ہو درمیانہ سا گھول لیں۔ پھر ایک پین میں گھی ڈال کر تیز گرم کر لیں اور پھر اس میں مکسچر سے گولیوں کی طرح بنالیں (یا چھلنی فرائی پین کے اوپر کر کے اس میں مکسچر ڈالیں تو وہ باریک باریک گولیوں کی طرح بنادے گا) دو سے تین منٹ میں بوندی فرائی ہو جائے گی اس کو نکال لیں۔

چاشنی کے لیے اشیاء

- چینی۔ 1.1/2 کپ
- پانی۔ 1 کپ
- زعفران تھوڑا سا رنگ کے لیے

ایک فرائی پین لیں اس میں پانی اور چینی ڈال کر پکائیں جب اچھی طرح چینی گھل جائے اور پک جائے تو اس میں زعفران ڈال لیں۔ اب ہلکی آنچ کر کے اس میں بوندی شامل کر کے صرف ایک دو منٹ پکا کے چولہا بند کر دیں اور اسکو ڈھک دیں جب تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے تو لڈو بنالیں (نوٹ ہلکا گرم میں ہی لڈو بنائیں بہت ٹھنڈا نہیں کرنا)۔